Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

اردو اور قومی یکجہتی پر عالمگیریت کے اثرات

(The Impact of Globalisation on Urdu and National Unity)

ڈاکٹر اسد محمود خان
پی ایچ۔ڈی اسکالر شعبہ اُردو، لاہور لیڈز یونیورسٹی، لاہور

Abstract:
Urdu, as Pakistan's national language, plays a pivotal role in shaping the country's identity and fostering national unity. This research article delves into the complex interplay between globalization, the Urdu language, and the concept of national unity in the context of Pakistan. The significance of Urdu in forging a cohesive national identity cannot be overstated. This linguistic unity is crucial in a country where numerous languages are spoken, including Punjabi, Sindhi, Pashto, and Balochi. Urdu acts as a neutral ground, thus fostering a sense of belonging to the nation. However, promoting Urdu in a multilingual society like Pakistan comes with its own set of challenges. Language politics, regionalism, and a lack of resources for Urdu education are some of the issues that need to be addressed. To achieve true national unity, Pakistan must continue to promote and protect Urdu as a shared linguistic treasure that binds its people together.

Key Words: Globalization, Urdu Language, National Unity, Cultural Diversity, Identity

قوم، لفظیاتی پیرہن میں ایک کثیر جہتی اور متنوع المزاج معنوی اسرار اور فہمی تاثیر سے مرقع لفظ دکھائی دیتا ہے۔ قوم اور قومیت کے متعدد المعانی دائرے کی تفہیمی تہہ داری تک رسائی کا معاملہ دراصل تاریخی گوہر فشانی ، سیاسی و سماجی ترجمانی، اور تہذیبی و ثقافتی پیش بینی کی تصویر کشی کی طرف مائل کرنے کا ایک معاملہ ہے، جہاں تاریخیت اور سماجیت، مقامی ثقافت اور قومی شناخت کے طرز کار کو سنوارتی ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زمانی و مکانی تغیر و تبدل اور عروج و زوال کے درمیان منقسم ساعتوں میں اقوامِ عالم کی زندہ تاریخ کی گونج باقی ہے جو در پیش زمانوں کو اپنی راہ متعین کرنے کی سُوجھ دلاتی ہے۔ یہی وہ تدریجی ارتقاء اور فطری گھماؤ ہے جو لفظ قوم کی تعبیر اور ایک قوم کی تشکیل کی تفہیم پیش کرتا ہے۔ قوم کی تعبیری تہہ داری تک رسائی سے قبل لفظی تفہیم اور تشریح کی پرتیں وا کرنا ضروری ہو گا۔ قوم، عربی زبان کا لفظ ہے جو فارسی اور اردو میں مستعمل ہوا ہے، جس کے معنی لوگ، گروہ، آباد، برادری، ترقی اور برپا ہونا کے لیے جاتے ہیں۔ انگریزی میں اس کے لیے "نیشن (Nation)" کا لفظ بطورِ خاص برتا جاتا ہے جو تیرھویں صدی عیسوی میں "Nacioun" لوگوں کی نسل، مشترکہ نسب اور زبان والے لوگوں کا بڑا گروہ کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا جب کہ قدیم فرانسیسی زبان میں "Nacion" مراد پیدائش، اولاد، رشتہ دار، ملک یا وطن؛ اور لاطینی زبان میں "Natio" بامعنی پیدائش، اصل، نسل، قسم، پرجاتی اور قبیلہ کے معنوں میں مستعمل رہا ہے۔

ریختہ میں قوم کی تعریف یوں بیان ہوئی ہے:

> "قوم، ایک مخصوص علاقے میں رہنے والے گروہ جو مشترکہ زبان، ثقافت اور تاریخ کے حامل ہوں اور ایک مضبوط و مربوط اتحاد میں جڑے ہوں۔" (1)

جیمز جوائس قوم کی تعریف یوں کرتے ہیں:

> "A nation is the same people living in the same place or also living in different places."(2)

دیگر اہم حوالہ جاتی کتابوں میں قوم کا لفظ ایک خطے میں بسنے والے مخصوص گروہ، مشترکہ زبان و ثقافت کے حامل افراد کے اکٹھ، جماعت جو باہمی اتفاق پر ایک نقطے پر مرکوز ہوں، فرقہ، خاندان، نسل یا نژاد جو مذہبی، ثقافتی یا تاریخ اشتراک سے جنم لے، اس ذیل میں رکھے جا سکتے ہیں۔ انسانی رویے کے اظہار میں باہمی مفاد، مشترکہ

احساس اوراجتماعی عمل و ردِعمل متدبِّر صورتوں میں سے کسی ایک ، کسی دوہری یا کسی مجموعی صورت کا اظہار ہو سکتی ہے۔ شدتِ اِنتزاع (Powerful Abstraction)ایک ایسی قوت ہے جو مذکورالصدر کیفیت کی تکمیل کا سبب ہوتی ہے۔یہی وہ نقطہ مرکوز ہے جہاں قومیت کااظہار، متنوع خواہشات کو یکجا کر کے تاریخی حیثیت اختیار کرتا ، قوم کے مفہوم کو واضح کرتا ہے جب کہ کچھ کے نزدیک قوم کی معنوی جہات کی تعبیر و تفہیم تک کلی رسائی ایک کارِ مشکل کے مترادف ہے۔

ڈاکٹر منظر اعجاز قوم کے معنوی تناظر کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قوم کا لفظ، معنوی اعتبار سے بہت ثقیل اور متنوع الجہات ہے جس کا علمی و ادبی حوالے میں برتاؤ ایک مضبوط انسانی یک جہتی کی عکاسی کے لیے مستعمل خیال کیا جاتا ہے۔"(3)

جوزف اسٹالین قوم کی ایک جامع تعریف کرتے ہوئے اپنے مضامین میں لکھتا ہے:

" قوم، ایک ناقابل تقسیم سماجی گروہ کا نام ہے جو مرورِ ایام کی تاریخی تعبیر سے وجود میں آئی، جس کی خصوصیت مشترکہ زبان، علاقہ اور معاشی سرگرمیاں ہیں۔مزید برآں، اس کا ایک الگ نفسیاتی ڈھانچہ ہے جو اس کی اجتماعی تہذیب و ثقافت کا مظہر ہے۔" (4)

دوسری جانب قوم کو اکثر ایک مشترکہ زبان و ثقافت سے تشکیل ناقابل تقسیم سماجی گروہ کے طور پر تصور کیا جاتا ہے، جو متدَاوَل شناخت اور ہم آہنگی کے احساس کے ساتھ ایک متّحِدُالقُوم وجود کی علامت ہے۔یہ خیال ایک قوم کے تصور کو اجتماعیت کے طور پر سمیٹتا ہے، جس کی تعمیر مشترکہ ثقافت، زبان، علاقہ اور تاریخی تشریح سے ہوتی ہے۔اگرچہ یہ خوبی باہمی اتفاق واتحاد کی عکاس دکھائی دیتی ہے، لیکن یہ تسلیم کیا جانا چاہیے کہ حقیقت میں، قوموں کو ثقافت، نسلی اور علاقائی شناختوں میں اختلافات سے پیدا ہونے والے تنوع اور پیچیدگیوں سے بھی عبارت کیا جاسکتا ہے، جو کبھی کبھی قطعی غیر منقسم ہونے کے تصور کو چیلنج کرتا ہے۔بہر حال، قومی شناخت، قومی اتحاد اور خود مختاری کی بحث میں ایک ناقابل تقسیم قوم کا نظریہ ایک بنیادی عنصر ہے، جو سیاسی اور سماجی مباحث میں اس تصور کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

شرف عالم اپنے مضمون میں ایسی ہی صورت حال کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"قوم کوئی دائمی شے نہیں بلکہ تاریخی ارتقاء کا ایک عملی نتیجہ ہے جو کثیر الاقوام سلطنتوں میں قومیت کے ساتھ جبر و تشدد کی بنیاد بھی فراہم کرتا ہے۔" (5)

ڈاکٹر سید مجاور حسین وضاحتی انداز میں لکھتے ہیں:

"قوم، مبہم طور پر اور بڑی حد تک غیر متعین معنوں میں ایک مذہب، ایک علاقے یا ایک سیاسی انتظامیہ کے زیر اثر زندگی کی بسر اوقات کا نام ہے۔" (6)

قوم دراصل ایک گہرے اور مضبوط احساس سے جڑے باہمی تعلق کا نام ہے اور اجتماعی شعور کو فروغ دیتا ہے۔قومیت کا یہ احساس محض جغرافیائی حدود سے ماورا ہے اور اکثر مختلف خطوں میں رہنے والے افراد یا یہاں تک کہ بیرون ملک رہنے والے افراد کو بھی اس سے منسلک کرتا یا" قومیا"لیتا ہے، درحقیقت ایک قومی شناخت کا احساس اور خود ارادیت کی خواہش، اس تحریک کے بنیادی عناصر ہیں۔

جیک سی پلانو کچھ ایسے ہی موقف کی تائید میں رقمطراز ہے:

"قوم کی جامع تعریف کرنا مشکل ہے کہ اصطلاح کو ایک مذہبی فرقے، ایک مشترکہ نظریہ کے حامل سماجی گروہ، مشترکہ ادارے، مشترک رسم ورواج اور یکسانیت کے احساس کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔تاہم، قوم میں ایک مخصوص علاقے کے ساتھ وابستہ ہونے کا ایک مضبوط احساس بھی موجود ہے۔"(7)

لوئس جے ہیلے کچھ ترمیم کے ساتھ لکھتے ہیں:

"قوم کا لفظ کسی ملک کے باشندوں کی نمائندگی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے چاہے اس کی ثقافتی و سماجی کمیت کچھ بھی ہو، اسی کا ایک متبادل اظہار افراد یا شہری کے طور پر کیا جاتا ہے۔"(8)

جوزف ارنسٹ رینن فرانسیسی اور ینٹلسٹ نے قوم کی تعریف یُوں کی ہے:

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

> “A nation is a soul, a spiritual principle. Two things that, in truth, are but one constitutes this soul, this spiritual principle. One is in the past, the other in the present. One is the possession in common of a rich legacy of memories; the other is present consent, the desire to live together, the will to preserve the value of the heritage that one has received in an undivided form.” (9)

قوم: ایک روح،ایک روحانی اصول ہے۔اگرچہ دو چیزیں لیکن در حقیقت ایک اس روح کو تشکیل اور دوسری روحانی اصول کی ترتیب ہے۔ایک ماضی کی تاکڑی میں اور دوسری مستقبل کی کھڑکی میں؛ایک سنہری یادوں کی مشترکہ میراث کی وارث،دوسری موجود میں مل کر جینے کی خواہش،ایک خواہش کہ غیر منقسم ورثے کی قدر ہمیشہ محفوظ رہے۔ اس تناظر میں،ایک قوم محض ایک سیاسی حلقہ بندی یا جغرافیائی حد بندی نہیں بلکہ مشترکہ تاریخ،اقدار اور خواہشات کے زیر اثر ایک متحرک، مضبوط اور ارتقائی صورت کی عکاسی ہے جو بحیثیت کلی تجمعی شعور، مشترکہ شناخت اور ان کی ترجیحی اِجتماعی حصص کا حاصل ہے۔یوں کسی قوم کی طاقت صرف اس کے سیاسی نظریات اور مادی وسائل ہی نہیں بلکہ اس کے اجتماعی عقائد اور مضبوط وواضح نظریات اور باہمی اتفاق واتحاد بھی ہے یعنی قوم کسی ٹھوس وجامد تجسیم کی مظہر نہیں ہوتی بلکہ لوگوں کے مشترکہ بیانیے، تجربات اور خواہشات سے مسلسل تشکیل پاتی ہے۔

(2)

ومیت، کی بنیادی یا نمایاں خصوصیات میں مستقل، مستحکم اور معتبر ملی تشخص،اجتماعی،اختراعی اور معین تاریخی ارتقاء، قوت، قیادت اور قومی کردار، ثقافتی، معاشی اور مخصوص نفسیاتی ساخت، مشترکہ نسل، وطن اور زبان شامل ہیں۔ قومیت کی یہ شناخت اور رویہ گزرے زمانوں کی چنیدہ اشتراکات اور آئندہ زمانوں کے امکانات کے درمیان ساجھے دکھ سکھ اور امید کا استعارہ ہوتا ہے۔ در حقیقت اس کی وجہ دکھ سکھ اور امید کی شراکت داری میں محفوظ اتحاد ویگانگت اور یک جہتی کی علامتی اور عملی قوت کا راز پنہانی ہے۔۔لہٰذا ایک قوم یک جہتی کی علامت ہے، جس کی تشکیل جذبات کی باہمی تقسیم سے جنم لیتی ہے جہاں ایک یادگار وشاندار ماضی، مشترکہ کوششوں اور اجتماعی قربانیوں کی روایت کا حاصل ہوتا ہے اور ایک مجموعی ثقافتی میلان اور تہذیبی شعور اثر انگیز قوت کا دائرہ بناتا ہے۔

ڈاکٹر شجاع ناموس نے قومیت کے عناصر کو دو بنیادی ھروہوں میں تقسیم کرتے ہوئے جو عناصر بیان کیے، وہ یوں ہیں:

> "قومیت کے خواب، تعبیر اور تعمیر میں دو بنایدی عناصر حصہ لیتے ہیں: ایک مادی عناصر جن میں نسل، وطن، حکومت اور معاشی صورتِ حال؛ دوسرے غیر مادی عناصر جن میں زبان، مذہبی رجحان، قومی کردار، تہذیبی روایت، علم وفن، ثقافتی وتمدنی میلانات، عدل وانصاف، شدت اور ایک قوم بننے کی لگن جو کسی نہ کسی شکل میں موجود رہتی ہیں۔"(10)

رابرٹ موریسن میک آئیور قومیت کا تصور بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> “Nationalism is a type of community sentiment, a sense of belonging together created by historical circumstances, and sported by common spiritual possession.”(11)

جان اسٹیورٹ مل کا خیال ہے:

> "قومیت کا جوہرِ لطیف در حقیقت ربطِ باہمی اور ایک خود مختار حکمرانی تلے مل جل کر چلنے کی خواہش ہے جو گزشتہ کی یاداشت و حکومت، وقار و ذلت کے جذبات، خوشی و غم کی کیفیات اور تجربات کی بھٹی میں کندن ہوتی ہے۔"
>
> (12)

قومیت، قومی یکجہتی کا ایک کثیر جہتی عنصر ہے جو ایک مضبوط تحریک کے طور پر کام کرتی ہے اور مخصوص خطے کے لوگوں کو ایک مشترکہ سوچ، شناخت اور کوشش سے منسلک کرتی ہے۔ قومیت کا جذبہ، وطن اور وطنیت کے فروغ اور اجتماعی تہذیب وثقافت کی بقاء کے جذبے کو تقویت دیتا ہے۔ تاہم، یہی جذبہ اختیار اور کردار کا

پلٹا کھائے تو باہمی نفاق اور تنازعات کو جنم دینے کا سبب بھی ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک متوازن اجتماعی شعور کی تشکیل و تکمیل، مجموعی استحکام، منفرد شناخت اور مضبوط و متحد تعلق کو بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔

ہنس کوہن قومیت کو ایک پاکیزہ جذبہ جان کر لکھتا ہے:

"قومیت ،ایک مقدس جذبے یا خواہش کا انعام ہے جو عموماً مشترکہ وطن کے لوگوں، زبان، مذہبی اکائی، تاریخی میراث اور متفقہ مفاد کے جذبے سے کسی ایک ہی سیاسی گروہ یا سیاسی سوچ کے حامل لوگوں میں جنم لیتا ہے۔" (13)

جوزف ارنسٹ رینن کا خیال ہے:

"قومیت کا تصور نسل، مذہب، زبان، حکومت، تہذیب یا معاشی مفاد کی بنا پر نہیں بلکہ اہل قیادت، شاندار روایات، اجتماعی خواہشات و تحریکات ہی قومیت کی تعبیر مکمل کرتے ہیں۔ شاید! اس سے بھی بڑھ کر باہم بانٹے ہوئے دکھ، منائی ہوئی جیت سے زیادہ قوی ہوتے ہیں جو قوم کی تشکیل میں معاون ہیں اور نئی قربانیوں کے لیے رضامندی کے جذبات سے جڑے ہوئے ہیں۔"(14)

شرف عالم لکھتے ہیں:

" ایک متحد قوم کی تعبیر و تشکیل میں ایک یاداشت، جڑے رہنے کی خواہش اور یکجہتی کی صلاحیت، اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔" (15)

قومیت، ملی یکجہتی کا ایک مربوط اور ناگزیر عنصر ہے جو ایک مضبوط، محفوظ اور متحرک قوت کے ممکنہ ذریعہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ مشترکہ شناخت اپنے تعلق کے گہرے احساس کو فروغ دیتی ہے اور لوگوں کے درمیان قومی یکجہتی کے سوا دیگر وابستگیوں پر ترجیح دینے کی ترغیب پیدا کرتی ہے جو اجتماعی مقصدیت اور یکجہتی کو فروغ دیتا ہے۔ قومیت ہی ایک ایسا قابل اعتماد ذریعہ اظہار ہے کہ جو قابل فخر ملی جذبات کو ابھارنے اور باہم مربوط بنانے میں بھی ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، جو کسی قوم میں یکجہتی کو عنصر کو معتبر و معتمد بنا سکتی ہے اور کسی بھی ممکنہ بحران یا اندرونی و بیرونی خدشات کی صورت میں متحد کرنے والے عنصر کے طور پر کام کرتی ہے۔ مزید برآں، قومیت کا عملی احساس، ثقافتی تحفظ، زبانوں، روایات اور رسوم و رواج کے تحفظ کے لیے کی جانے والی کوششوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو کسی قوم کی منفرد شناخت کا تعین کرتے ہیں۔

(3)

زمانہ قدیم سے نسلی گروہوں کو متحد کرنے والے بنیادی عوامل زبان، روایات، ذہنیت، ثقافت، مذہب، تاریخ رہے ہیں اور ہنوز ان عوامل کی اہمیت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے، بلکہ عالمگیریت کے احساس نے اس کی اہمیت بڑھا دی ہے۔ بحیثیت مجموعی، مفرد و منفرد عنصر کے طور پر قومی یکجہتی کا سب سے مضبوط اور مربوط حوالہ زبان کہی جا سکتی ہے جو ایک ثقافتی یکجہتی ضابطہ کے طور پر کسی ایک شخص یا کسی ایک قوم کی تطابق زندگی کا فلسفہ، اس کے نظام اقدار، طرزِ عمل اور طرزِ فکر کو تشکیل دیتی ہے۔ عصری حکومتی نظام میں بنیادی اکائی ایک آزاد اور خود مختار ریاست ہے جب کہ وہاں کے لوگوں یا شہریوں کے لیے بنیادی ثقافتی قدر قومی زبان کا ہونا ہے۔ اگرچہ لسانی نقطہ نظر سے تمام زبانیں برابری کا منصب بانٹتی ہیں لیکن زبان کا منفرد وجود، ایک قوم کے وجود کی شرط ہے۔ اگرچہ زبان یا لسان ربط کا ایک ذریعہ جسے معلومات کا تبادلہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم جب یہ کہا جائے کہ زبان کی جامع ومانع تعریف کیجیے تو محسوس ہوتا ہے کہ دوسرے علوم کی بنیادی تصورات کی طرح زبان، کلمہ وغیرہ جیسی اصطلاحوں کی تعریف کتنی مشکل ہے۔ عبدالحق زبان کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" زبان بھی ایک انسانی عمل یا سعی ہے۔ اس کے دو رخ ہیں ایک طرف تو یہ عمل اس شخص کی طرف سے ہے جو اپنے دل کی بات دوسروں کو سمجھانا چاہتا ہے۔ دوسری طرف اس شخص کی جانب سے ہے جو دوسرے کے دل کی بات سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔" (16)

پروفیسر قاسمی زبان کی تعریف کچھ یوں کرتے ہیں:

"زبان من مانی صوتی علامتوں کا ایک نظام ہے۔ جس کے ذریعہ سماجی گروپ ایک دوسرے سے تعاون کرتا ہے۔" (17)

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

یہ ایک حقیقت ہے کہ زبان کا بہت گہرا تعلق انسان کے ذہنی ارتقا سے ہے۔اگرچہ زیادہ زبان جاننا بذات خود انسانی ارتقاء کے لیے ضروری نہیں لیکن انسانی ارتقاء کا تجربہ وہی لوگ کرتے ہیں جو ایک سے زیادہ زبانوں کی تاثیر جانتے اور ایک مشترکہ زبان کی قدر و قیمت کا اندازہ رکھتے ہوں۔یہی وجہ ہے کہ زبان کو کسی بھی ثقافت کا سب سے اہم حصہ سمجھا جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں،اور مواصلات ایک اہم، شاید ثقافتی خصوصیات کو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرنے میں سب سے اہم کردار ادا کرتا ہے۔اردو صرف ایک زبان نہیں ہے بلکہ پاکستان کی ثقافتی شناخت کا کلیدی جزو ہے۔اردو بحیثیت قومی زبان انفرادیت نے ملی یکجہتی اور اجتماعی ثقافتی اتحاد کے احساس کو فروغ دیا ہے، جس سے مشترکہ ورثے اور اجتماعی فنی روایات کی تعبیر اور ترسیل کی صورت بنتی ہے۔

پاکستان لسانی اعتبار سے متنوع ملک ہے، جس کے تمام خطوں میں بولی جانے والی زبانوں اور بولیوں کی ایک کثیر تعداد ہے۔یہ لسانی تنوع ملک کے ثقافتی منظر نامے کی وضاحتی خصوصیات میں سے ایک ہے، جو تاریخی، جغرافیائی اور سماجی عوامل کے پیچیدہ امتزاج کی عکاسی کرتا ہے۔تاہم، اس تنوع کے اندر، لسانی اتحاد کا تصور قیام پاکستان کے بعد جہاں ایک طرف تہوار کا معاملہ رہا وہاں دوسری جانب کردار کا موضوع بھی رہا ہے۔ اردو ہندیورپین لسانی خاندان کی ایک زبان ہے جسے قریب اسی فی صد پاکستانی آبادی سمجھتی ہے البتہ بولنے اور لکھنے والوں کی فی صد تعداد مختلف ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کل آبادی میں قریب سات فی صد کے لیے یہ ماں بولی کا درجہ رکھتی ہے۔پاکستان میں علاقائی زبانوں کے اعتبار سے ایک لسانی تنوع پایا جاتا ہے جس کا اندازہ ملک بھر میں ستر سے زائد مقامی زبانوں کا ذریعہ اظہار ہونا ہے۔ ان زبانوں میں سے ہر ایک کی اپنی منفرد رسم الخط، صوتیات، اور ذخیرہ الفاظ ہیں، جو اکثر اس کے بولنے والوں کی ثقافت اور ورثے کے ساتھ گہری جڑت رکھتے ہیں۔یہ تنوع جہاں پاکستان کے سماجی تانے بانے کو بنانے والی روایات اور شناختوں کی بھی بھرپور عکاسی کرتا ہے وہاں ایک قومی زبان اور ملی یکجہتی کی ضرورت کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

تاہم، یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ اردو کو قومی زبان کے طور پر فروغ دینے کو بھی چیلنجوں اور تنقیدوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔کچھ علاقائی اور لسانی معاملوں نے اردو کے قومی زبان ہونے کے اثرات کو مقامی زبانوں اور ثقافتوں کے ممکنہ پسماندگی کی وجہ کے بارے میں خدشات کا اظہار بھی وقتاً فوقتاً کیا ہے۔اردو زبان، پاکستان کی قومی یکجہتی کی علامت کے طور پر رائج ہے البتہ لسانی اور ثقافتی تنوع کے تحفظ کے ساتھ اس کی ترویج میں توازن برقرار رکھنا ایک مسلسل توجہ طلب معاملہ ہے۔

(4)

زبان، کسی بھی قوم کی تہذیبی و ثقافتی روایت کا ایک لازمی جزو بنتی ہے اور اس کی اجتماعی شناخت کی ایک متعین خصوصیت کے طور پر قومی زبان اور قومی یکجہتی کام کرتی ہے۔اگرچہ قومی زبان کا مسئلہ اقوام متحدہ کے اندر مسلسل ایک متنازعہ موضوع رہا ہے اور ہنوز اس کی تشکیلی صورتوں پر مباحث ہوتے ہیں البتہ کوئی بھی قوم اپنی قومی شناخت، اجتماعی پہچان اور مشترکہ و متفقہ زبان پر بہت فخر کرتی ہے اور اس بات پر پختہ یقین بھی رکھتی ہے کہ قومی زبان ملکی ترقی، قومی یکجہتی اور یکجہتی کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم محرک ہے۔

پاکستان کی آزادی، خود مختاری اور ملی یکجہتی کا ایک مشترکہ حوالہ اس کی قومی زبان اردو کا وجود ہے جو ملک بھر میں علاقائی ماں بولیوں کے درمیان، نفاق اور تفاوت کی جگہ باہمی جڑت اور یک جہتی کا مضبوط ذریعہ تصور کی جاتی ہے۔ڈاکٹر فرمان فتح پوری "اردو: قومی یکجہتی اور پاکستان" میں رقمطراز ہیں:

> "پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے دو چیزیں ملیں: ایک آزادی اور دوسری زبان، آزادی کے ساتھ ہی اردو جیسی زائیدہ پروردہ زبان کو قومی زبان کے طور پر اپنایا گیا جو خود مختار بھی تھی اور قوم کی نمائندہ بھی اور جس کی تاریخ کچھ نئی نہیں بلکہ صدیوں پر محیط تھی۔"(18)

قومی یک جہتی کی جستجو میں سب سے نمایاں کردار اردو ادبی روایت کا وہ تسلسل بھی ہے جو قیام پاکستان کے بعد سے اردو ادب کے ساتھ اردو لسانیات کی ترویج میں کوشاں رہا ہے۔اردو ادبی ورثے میں شعری یا نثری تخلیقی روایت میں قوم، ملت اور ملی یکجہتی کے موضوعات، عنوانات، تشریحات اور افکار کی ترجمانی، عصری تقاضوں کے درمیان خوش آئند کاوشوں کا ایک تسلسل ہے۔اس کوشش و کاوش میں علاقائی لسانی رجحانات کی تقسیم سے ماورا، ایک مشترکہ ضرورت کے تحت، قومی زبان اور ملی یکجہتی کی اہمیت کو ملکی طول و عرض میں جگہ دی۔نتیجے کے طور پر، اس کوشش نے اردو کی بحیثیت قومی اور سرکاری زبان قبولیت کی راہوں کو ہموار کیا ہے جو وقت کے ساتھ استعمالات کی صورتوں میں اپنی جگہ مزید نمایاں اور مستحکم کرنے کی تیاری میں ہے۔

(5)

عالمگیریت ایک حقیقت ہے جسے ہم نظرانداز نہیں کرسکتے۔یہ ایک مسلسل اور تغیر پذیر عمل ہے جو معاشرے کے تمام پہلوؤں کو متاثر کرتا ہے جن میں زبان ایک اہم پہلو کے طور پر نمایاں ہوتی ہے۔دنیا بھر میں انسانی نوع چھ ہزار سے زائد گروہوں میں تقسیم ہے، جن میں سے ہر ایک اپنی زبان بولتا ہے۔زبانوں کی اس کثیر تعداد

کے ساتھ، زبانوں کے چند بڑے گروہ بھی ملکوں کے درمیان باہمی تعلق کی ایک وجہ بنتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے متنوع المزاج لسانی گروہ بندیوں نے دنیا بھر میں لسانی تقسیم بنا رکھی ہے۔ زبان کے گروہوں کے درمیان کثیر لسانی رابطے، حادثاتی یا اتفاقی طور پر نہیں ہوتے ہیں، بلکہ، اس کے برعکس، یہ حیرت انگیز طور پر مضبوط اور موثر تعلق کے طور پر جنم لیتے ہیں جو براہ راست یا بالواسطہ لوگوں کے درمیان اتفاق واتحاد کی صورتوں کی وجہ فراہم کرتا ہے۔ مجموعی طور پر آج دنیا کی زبانوں کا مرکز انگریزی زبان ہے ۔ انگریزی ایک ایسی زبان کے طور پر قبولیت کا درجہ رکھتی ہے جو متنوع المزاج زبانوں کو ایک دوسرے سے جوڑتی ہے۔ اگرچہ انگریزی کے مقابل کئی دوسری بڑی زبانوں کی ترویج کی تحریکیں اپنا اثر دکھاتی رہتی ہیں لیکن انگریزی کی موجودہ قبول صورت کی کئی تاریخی وجوہات، اس کو عالمی زبان کے نظام میں کلیدی مقام دیتی ہیں۔ البتہ عالمگیریت نے پوری دنیا میں زبان کے استعمال کو براہ راست متاثر کیا ہے۔

پاکستان، عالمگیریت کے دائرے میں شامل ایک متحرک دائرہ ہے جس کی قومی زبان اردو، دنیا میں بولی جانے والی چند قدیم، اہم اور مقبول زبانوں میں شمار کی جاتی ہے۔ عالمگیریت، نے جہاں دیگر شعبہ ہائے زندگی پر اثرات مرتب کیے ہیں وہاں اردو پر بھی براہ گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ عالمی گاؤں میں ممالک اور افراد کے درمیان باہمی احترام اور اعتماد کی بنیاد پر تعلقات استوار کرنے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی معاشی منڈیوں میں کاروبار کو موثر طریقے سے چلانے کے لیے ملک کی سماجی، سیاسی، اقتصادی، آبادیاتی، ثقافتی اور نظریاتی خصوصیات کا ادراک بنیادی ضرورت ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر زبان ایک متنوع اور بہت سے طریقوں سے سوچنے اور زندگی کے مختلف طریقوں کی منفرد تفہیم کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کی لاتعداد ثقافتوں اور لوگوں کی تاریخ کو مجسم کرتی ہے۔ اس طرح، لوگ باہمی افہام و تفہیم، باہمی افزودگی کے لیے زبانیں سیکھتے ہیں اور سیکھی ہوئی زبانوں کا استعمال بھی کرنا چاہتے ہیں۔ عالمگیریت کے دائرے میں باہمی جڑت کی قوت، جہاں انگریزی کی ضرورت بڑھاتی ہے وہاں اردو کا دامن بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اردو اپنے قبول پسند رویہ کی وجہ سے دوسری زبانوں اور خصوصاً انگریزی یا دیگر موثر زبانوں کے الفاظ کو باہمی رابطوں، ادب اور دوسرے ذرائع کے ذریعہ سے اپنے دامن میں سنبھال لینے کے لیے ہمہ وقت پیش رہتی ہے۔ اردو زبان ایسے الفاظ کی تازہ کاری سے متاثر دکھائی ہے۔ جوزف ارنسٹ رینن نے ٹھیک کہا ہے:

> "Man is a slave neither to his race, nor to his language, nor to his religion, nor to the course of rivers, nor to the direction of mountain chains. A large aggregate of men, healthy in mind and warm of heart, creates a moral consciousness that is called a nation. So long as this moral consciousness demonstrates its strength by the sacrifices that the abdication of the individual for the benefit of the community demands, it is legitimate, it has the right to exist."(19)

بے شک ! ایک انسان نہ تو نسلی روایات کا غلام ہے اور نہ ہی اس کی زبان کا، نہ تو مذہب، نہ دریائی راستوں کا، نہ ہی پہاڑی سلسلوں کی چاردیواری کا، البتہ ایک مضبوط و متفق گروہ، متحرک دماغ اور پرجوش دل ایک اخلاقی شعور کے تابع ہوتے ہیں جسے قوم کہا جاتا ہے۔ جب تک یہ اخلاقی شعور، اجتماعی مفاد کے لیے قربانیوں کے جذبے سے معمور رہتا ہے، اس کا وجود قائم ودائم رہتا ہے۔

ایسی صورت میں قومی زبان کا تعین کر لینا دراصل ایک ملی یکجہتی اور قومی ضرورت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے مترادف ہے جو اجتماعی مفاد کے لیے ذاتی مفادات کی قربانیوں کے جذبے سے تحرک کا باعث ہوتا ہے۔ عصری تقاضہ بھی یہی ہے کہ قومیت کی عملی صورت کی تشکیل کے لیے قومی یکجہتی کی تعبیراتی تفہیم کو واضح کر لینا ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اردو کا جنم ایک تہذیبی و ثقافتی روایات سے بھرپور زمین میں ہوا ہے جو اپنی تاثیر رکھتی ہے۔ عصری ضرورت اس بات کی متقاضی ہے کہ اردو کو سرکاری شناخت کے ساتھ قومی یکجہتی کے بندھن کے طور پر اپنایا جائے تاکہ فرقہ واریت یا تعصبیت کا بیج، پاک سرزمین میں جگہ نہ بنا پائے۔ مقامی بولیوں، علاقائی زبانوں کی شناخت کو اردو بحیثیت قومی زبان اور ملی یکجہتی کے وجود کو مستحکم کرنے کے لیے معاونت کا حصول ہونا چاہیے۔

\~~~~~~~~~~~~~~

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

References/ حوالہ جات وحواشی

(1) ریختہ، 2023ء،n.d،بازیافت: https://www.rekhtadictionary.com/meaning-of-قوم=qaum?lang=ur&keyword

(2) جوائس، جیمز،1986ء،Ulysses،نیویارک،ونٹیج بکس پبلشنگ کمپنی،ص272۔

(3) اعجاز،ڈاکٹر منظر، 1994ء،اقبالؒ اور قومی یک جہتی،دہلی،شوبی آفسٹ پریس،ص89۔

(4) اسٹالین،جوزف وی، 2015ء،Marxism and the National Question،کیلیفورنیا،کریٹ اسپیس پبلشنگ پلیٹ فارم،ص32۔

(5) عالم،شرف،1967ء،مارکسزم اور مسلہ قومیت،مترجم:منظر رضوی،بمبئی،قومی دارالاشاعت،ص6۔

(6) حسین،ڈاکٹر سید مجاور،1975ء،اردو شاعری میں قومی یک جہتی کے عناصر،الہ آباد،م شاہین پبلکیشنز،ص13۔

(7) پلانو،جیک سی، 1969ء،The International Relations Dictionary،نیویارک،ہولٹ،رائن ہارٹ اور ونسٹن انکارپوریشن،ص119۔

(8) ہیلے،لوئس جے،1952ء،Civilization and Foreign Policy،نیویارک،ہارپر پبلشنگ کمپنی،ص10۔

(9) رینن،جوزف ارنسٹ،2018ء،what is a nation? : and other political writings،نیویارک،کولمبیا یونیورسٹی پریس، ص262۔

(10) ناموس،ڈاکٹر محمد شجاع،1947ء،آزاد قوم کی تعمیر اور پاکستان،لاہور،پبلشرز یونائیٹڈ،ص36۔

(11) میک آئیور،رابرٹ موریسن، 1937ء،A Textbook of Sociology،لندن،میکملن اینڈ کمپنی،ص155۔

(12) مل،جان اسٹیورٹ، 2015ء،Considerations on Representative Government،لندن،پرنسٹن یونیورسٹی پریس،ص287۔

(13) کوہن،ہنس،1965ء،Nationalism: Its meaning and History، فلوریڈا، رابرٹ ای کریگر پبلشنگ کمپنی،ص81۔

(14) رینن،جوزف ارنسٹ،2018ء،what is a nation? : and other political writings،نیویارک،کولمبیا یونیورسٹی پریس، ص243۔

(15) عالم،شرف،1967ء،مارکسزم اور مسلہ قومیت،مترجم:منظر رضوی،بمبئی،قومی دارالاشاعت،ص16۔

(16) عبدالحق،مولوی ڈاکٹر،2007ء، قواعدِ اردو،نئی دلی،انجمن ترقی اردو ہند،ص29۔

(17) قاسمی،ابوالکلام،1992ء،مشرقی شعریات اور اردو تنقید کی روایات،دہلی،مکتبہ جامعہ لمٹیڈ،جامعہ نگر،ص8۔

(18) پوری،ڈاکٹر فرمان فتح،1992ء،اردو:قومی یکجہتی اور پاکستان،کراچی،انجمن ترقی اردو پاکستان،ص1۔

(19) رینن،جوزف ارنسٹ،2018ء،what is a nation? : and other political writings،نیویارک،کولمبیا یونیورسٹی پریس، ص262۔